بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

# بدر
# BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ۶ عہ
بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمد

مسیح وقت و مہدی

Reg No L
ccl XXXVIII

جلد ۱۰

۲۲ صفر ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۳ فروری ۱۹۱۱ء مطابق ۱۲ پھاگن

نمبر ۱۷

بھائیو گر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفیٰ پاؤ گے تم


## درس قرآن مجید شروع ہوگیا

قرآن کے درس کے لئے جسقدر احمدی احباب بیتاب تھے اس کا اندازہ کسی قدر اُن بعض اشعار سے بھی ہوسکتا ہے جو ۱۶- فروری کے بدر میں چھپ چکے ہیں۔ ۱۸- نومبر ۱۹۱۰ء سے یہ سلسلہ بند تھا اسکے بعد فوری حادثہ کی وجہ سے کچھ مدت تو بہت پریشانی رہی۔ پھر جب مولانا امیر المؤمنین کی طبیعت میں افاقہ ہوا تو عرض کیا گیا۔ آپ نے فرمایا:۔

"ترکستان میں ایک بزرگ تھے۔ قحط سالی اور بارش کی کمی تھی۔ لوگوں نے انسے عرض کی حضور بارش کے لئے دعا فرمائیں۔ بزرگ موصوف نے اپنے ایک خاص الخاص مرید کو حکم دیا کہ میرے سامنے سے چلے جاؤ اور کبھی مت آؤ جب تک بارش نہ ہوجائے۔ وہ خادم چلا گیا اور دعا کرتا رہا کہ اے مولا بارش کردے میں تو اپنے پیر کے ملنے سے بھی رہ گیا۔ اُس کے اضطرار کے باعث دعا قبول ہوئی اور بارش ہوگئی۔ میں بھی چاہتا ہوں کہ اضطرار پیدا ہو اور دعائیں کیجائیں"۔

اس کے بعد پھر زخم کو چیر دینا پڑا اور مادہ شرانکل آیا۔ پھر خدا کے فضل سے افاقہ ہوا تو خدام کی گذارش قبول فرماکر حضور نے اس سلسلہ کے اجرا کا ارشاد صادر کیا۔ مولوی محمد سرور شاہ صاحب واقعی اس تدریس کے اہل ہیں۔ آپ کو قرآن مجید میں ربط آیات کا اللہ نے ایک خاص علم دیا ہے۔ آپ نہایت شرح وبسط کے ساتھ لفظ لفظ قرآن کی تفسیر فرماتے ہیں اور وہ وہ معارف وحقائق بتلاتے ہیں کہ بے اختیار زبان سے سبحان اللہ۔ جزاکم اللہ اور اللہم صل علی محمد نکلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا سرور کے علم وعرفان صحت وعافیت میں ترقی دے۔ اور ہمیں توفیق بخشے کہ توجہ کے ساتھ اس سلسلہ تقریر وتفسیر کو کامل بالقرآن بنیں۔

اگلے اخبار کے ساتھ انشاء اللہ سالانہ ضمیمہ درس شامل کیا جاویگا۔

## غلطی کی اصلاح

اخبار بدر مطبوعہ ۱۶- فروری ۱۹۱۱ء میں مضمون مباحثہ گوجرہ میں بجائے مولوی ظفر علی ایڈیٹر زمیندار کے حافظ ظفر علی ایڈیٹر رسالہ الوار صوفیہ پسرور و مرید جماعت علی شاہ چاہیے۔ اور بیعت شدگان کے نام یہ ہیں۔ شیخ حسین بخش۔ چودھری محمد دین و کرم دین۔ (رشید از گوجرہ)

## حضرت خلیفۃ المسیح

پیارے مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ حضرت صاحب کی طبیعت رو بصحت ہے۔ زخم صرف ایک ثلث باقی رہ گیا ہے۔ ہڈی کا ایک سا ... باقی سب بیاہ گیا ہے۔ رات کو بسبب سوء ہضم کے کچھ تکلیف ہوگئی تھی جو خدام سے کسی قدر کھانے میں بے احتیاطی ہوجانے کا نتیجہ تھی۔ مگر الحمد للہ اسوقت طبیعت بہت اچھی ہے۔ طاقت بتدریج آرہی ہے۔ اب حضرت خود کھڑے ہوجاتے ہیں اور کسی آدمی کے سہارے سے خود چند سے باہر اور باہر سے اندر تشریف لیجاتے ہیں۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ۔ (عاجز ڈاکٹر بشارت احمد عفی اللہ عنہ ۲۱- فروری ۱۹۱۱ء)

## ارشاد الامیر
مرتبہ ڈاکٹر صاحب

فرمایا بیوی کی غلطیوں کو بھول جانا چاہیئے۔ اگر غلطیاں یاد رکھی جائیں تو دل میں رنجش آجاتی ہے اور یہ حسن معاشرت کے خلاف ہے۔ فرمایا کہ جب روح جسم خاکی سے علیحدہ ہوتی ہے تو وہ اپنے ساتھ ایک نیا جسم لیکر نکلتی ہے جو ہر ہر عضو سے نکلتا ہے۔ میں نے ایسے جسم خود دیکھے ہیں۔ ایک شخص کو جو اس وقت زندہ موجود ہے اُس کو میں نے دیکھا اُس کا جسم خنزیر کا ہے۔ ایک ہی وقت میں اُس کا ظاہری جسم اور خنزیر والا جسم اپنے چار پیروں پر چلتا دیکھا ہے۔ پہلے میں اُس کو نیک آدمی سمجھا کرتا تھا یہ حالت دیکھ کر خیال بدل گیا۔ بیماری کی حالت میں کلوروفارم سونگھانے سے جو بیہوشی ہوتی ہے اُس میں بیہوشی ہوتی ہے۔ اُس میں اعصاب پر اثر پڑتا ہے اور احساس کا مادہ زائل ہوجاتا ہے۔ اس لئے ان باطنی اجسام کو دیکھ نہیں سکتا۔ مگر موت کی حالت جدا ہوتی ہے۔ اہل کشف لوگوں نے کسی شخص کی موت کے وقت ایسا جسم نکلتا مشاہدہ کیا ہے۔ مگر جب یہ نظارہ خدا دکھاتا ہے تو اپنے لوگوں میں ستاری کی شان بھی رکھ دیتا ہے۔ پھر وہ میت کا پردہ فاش نہیں کرتے۔ ہر ایک کے جسم کی حالت جدا ہی دیکھی ہے۔ اگر سناؤں تو بڑا وقت چاہتا ہے۔ خدا کی غریب نوازی اور رحمت بہت وسیع ہے وہ سبکو چاہے معاف کردے۔ اس لئے ان باتوں کو بتانے میں احتیاط لازم ہونی چاہیئے۔ فرمایا صحت کی دعائیں تو بہت ہوئی ہیں اور صحت الحمد للہ حاصل ہوئی۔ صحت کی دعا کے ساتھ طاقت کی دعا بھی ہونی چاہیئے۔

بقایا داران اپنا اپنا بقایا ادا فرماویں


بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# من انصاری الی اللہ

چند دن کا ذکر ہے کہ صبح کے قریب میں نے دیکھا کہ ایک بڑا محل ہے اور اُس کا ایک حصہ گرا رہے ہیں اور اُس محل کے پاس ایک میدان ہے۔ اور اُس میں ہزاروں آدمی پتھیروں کا کام کر رہے ہیں اور بڑی سرعت سے اینٹیں پاتھتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیسا مکان ہے اور یہ کون لوگ ہیں۔ اور اس مکان کو کیوں گرا رہے ہیں۔ تو ایک شخص نے جواب دیا کہ یہ جماعت احمدیہ ہے اور اس کا ایک حصہ اس لئے گرا رہے ہیں تا پرانی اینٹیں خارج کی جائیں (اللہ رحم کرے) اور بعض کچی اینٹیں پکی کی جائیں۔ اور یہ لوگ اینٹیں اس لئے پاتھتے ہیں تا اس مکان کو بڑھایا جائے اور وسیع کیا جائے یہ ایک عجیب بات تھی کہ سب پتھیروں کا منہ مشرق کی طرف تھا) اُسوقت دل میں خیال گذرا کہ یہ پتھیرے فرشتے ہیں اور معلوم ہوا کہ جماعت کی ترقی کی فکر ہم کو بہت کم ہے بلکہ فرشتے ہی اللہ تعالیٰ سے اذن پاکر کام کر رہے ہیں۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ جو کوئی کسی کام میں اُسے مدد دیتا ہے تو وہ اُس کا دوست اور پیارا بن جاتا ہے تو اگر ہم اسوقت ملائکہ کے کام میں مدد دینگے جو خود اپنی ہی مدد ہے تو ضرور ہے کہ ملائکہ کا ہم سے خاص تعلق ہو جائے اور اس تعلق کی وجہ سے خود ہمارے نفوس کی بھی اصلاح ہو اور ملائکہ ہمارے دلوں میں کثرت سے نیک تحریکیں شروع کر دیں چنانچہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں دو تحریکیں پیدا کیں کہ جن سے سلسلہ کی خدمت مدنظر ہے۔ ایک تو یہ کہ طاعون شروع اور اب کے سال بہت بڑھیگا اس لئے ایک اشتہار دیا جائے کہ جس میں لوگوں کو اس سلسلہ کی دعوت دیجائے اور چونکہ اس موقعہ پر لوگوں کے دل نسبتاً زیادہ سخت نہیں ہوتے اس لئے اللہ تعالیٰ چاہے تو بہت فائدہ ہوگا اور یہ اشتہار ہزاروں کی تعداد میں کثرت سے بلاد ہند میں شائع کیا جائے۔ چنانچہ یہ اشتہار میں نے لکھ کر چھپنے کے لئے دیدیا ہے جو چند دنوں تک ہی تیار ہو جائیگا اور میں اُمید کرتا ہوں کہ احمدی احباب خصوصاً جن علاقوں میں طاعون کا زور ہو اُس اشتہار کی کثرت سے اشاعت کرینگے اور جن کے دل میں اللہ تعالیٰ یہ تحریک پیدا کرے وہ مجھ سے اشتہار طلب کریں جو فوراً اُن کی خدمت میں بھیجدیا جائیگا۔ دوسری تحریک جو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالی کہ ایک انجمن قائم کی جائے جس کے ممبران خصوصیت سے قرآن و حدیث اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ کی طرف توجہ رکھیں اور افراد جماعت میں صلح و آشتی پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اس کے ممبران اپنے دنیاوی کام کرتے ہوئے بھی اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کر دیں یعنی ہر ایک موقعہ سے جو تبلیغ حق کا ملے فائدہ اُٹھائیں اور گویا اسی فکر میں اپنے اوپر آرام و چین حرام کر دیں۔ پس اس لئے میں اس اعلان کے ذریعہ سے ہر ایک اُس روح کو جو اپنے اندر حق کے پہنچانے کا جوش رکھتی ہے بلاتا ہوں کہ وہ اس کام میں مدد دے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی اُمیدوار رہو اور دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء تو پورا ہو کر رہیگا یہ ایک موقعہ ہے کہ جو ہم کو دیا گیا ہے کیا جس خدا نے ایک مامور کو دنیا کی ہدایت اور روشنی کے لئے بھیجا وہ اُس کے نور کو اور ہدایت کو دنیا میں نہیں پھیلائیگا۔ کیا دنیا باوجود ایک مامور من اللہ کے آنے کے تاریک کی تاریک ہی رہیگی۔ ہرگز نہیں ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ خدا تعالیٰ کی باتیں ٹلا نہیں کرتیں۔ پس مبارک وہ جو اللہ تعالیٰ کے ارادوں میں اپنی ساری کوشش کر دیتا ہے اور جیتے جی اپنے مولا کی راہ میں اپنی خواہشوں اور اُمنگوں پر موت وارد کر لیتا ہے یہ شخص ہے جو حقیقی زندگی بسر کرتا ہے اور اس کی حیات سچی حیات ہے ورنہ وہ انسان جو باوجود اشرف المخلوقات ہونے کے سگ دنیا بن کر طمع و حرص کے مُردار پر گرتا ہے اور اپنے ہمسایہ اور پڑوسی سے لڑ اور جھگڑ کر اپنی زندگی بسر کرتا اُس کی زندگی ہی کیا اور اُس کے جینے کا فائدہ ہی کیا بہتر تھا کہ وہ پیدا ہی نہ ہوتا۔ اور وہ دن دور نہیں جبکہ اُسے کہنا پڑے کہ یا لیتنی کنت ترابا۔ پس یہ مت سمجھو کہ دنیا کی ترقیوں اور مال و جلال کے بڑھانے سے تم اپنے اصلی مقصد کو پہنچ گئے بلکہ جب تک اپنے بھائی کی فکر نہ کرو اور دین کی فکر تمہیں سوہان جان ہو کر نہ لگے تم نے اپنی عمر ضائع کر دی اور قیمتی وقت بیہودہ باتوں میں کھو دیا کاش تم اتنا سمجھتے کہ جس مسافر نے دور جانا ہو اور لمبی منزل طے کرنی ہو وہ جس قدر ممکن ہو بوجھ کو ہلکا کرتا ہے اور فضول اور زائد چیزوں کو نہیں اُٹھاتا۔ پس کیا افسوس ہے اُس پر جس نے نہ معلوم کیسے دشوار گذار رستوں سے گذر کر میدان حشر میں پہنچنا ہے اور ہر وقت اسی فکر میں ہے کہ جو کچھ بھی ملے وہ اپنے کندھے پر اُٹھا لوں۔ دنیا کی آسائشیں اور عیش و عشرت کی زندگی ایک بوجھ ہے جو اس مسافر کو تھکا کر چور کر دیگا اور جنت کے دروازہ پر پہنچنے سے پہلے ہی اس کی ہڈیاں توڑ دیگا۔ لیکن خدمت دین ایک ایسی سواری ہے جو ہر وقت اسے بہشت بریں کی طرف اُڑائے لئے جا رہی ہے۔ کتنے دل ہیں کہ جو اپنے بھائیوں کے لئے غمگین ہیں اور کتنی آنکھیں ہیں جو دنیا کی گمراہی کو دیکھ کر چشم پُر آب ہیں۔ ہاں کتنے جگر دین کی پراگندگی پر چاک چاک ہو رہے ہیں اور کن کن کے گریبان ایسے پھٹے ہیں کہ وہ بس سئے ہی نہیں جاتے۔ ہمارے ہزاروں نہیں لاکھوں نہیں کروڑوں بھائی ہیں کہ جنھوں نے خدا کو بھی نہیں پہچانا۔ جو ملائکہ کے منکر ہیں جو کتب سماوی کے قائل نہیں جو رسولوں پر ٹھٹھا کرتے ہیں۔ جن کے زمانہ میں خدا کا ایک مامور آیا لیکن اُنھوں نے اُس کی قدر نہ کی اور اپنی آنکھوں سے غفلت کی پٹی اُتار کر اُسے نہیں دیکھا ہم نے اُن کے لئے کیا کیا اور اُن تک اُس مجدد دین کے پاک و شیریں کلمات کے پہنچانے میں کس قدر کوشش کی۔ کیا تم نے سنا نہیں کہ خفتہ را خفتہ کے کند بیدار جب ہم خود ہی سوتے رہے اور دنیا کی جھوٹی چمک اور یورپ کی فریب جلوہ آرائیوں پر مرتے رہے تو غیر کو جگانے سے پہلے بہتر ہے کہ اپنے آپ کو جگائیں اور دوسروں کی آنکھوں سے جہل کی پٹی اُتارنے سے پہلے اپنی ہی آنکھوں کا فکر کریں۔ ملائکہ اس کام میں لگے ہوئے ہیں پس بہتر ہے کہ ہم بھی لہو لگا کر شہیدوں میں مل جائیں کام کو اللہ ہی نے کرنا ہے ہماری تو کوششیں ہی ہیں اور سچی بات تو یہ ہے کہ کوشش کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے۔ ؎

ہمارا کچھ نہیں سب کچھ اُسی درگہ سے ملتا ہے

بلا حکم خدا کب ایک تنکا تک بھی ہلتا ہے

یہ مت سمجھو کہ ہم اس کام کے لائق نہیں اگر ہمت و استقلال ہو اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو تو پھر وہ خود ہی قرآن و حدیث کا علم سکھا دیتا ہے۔ حضرت اقدس فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ایک رات میں کئی ہزار عربی الفاظ کا مادہ سکھلا دیا گیا تھا پس خدا کے خزانہ وسیع ہیں کمر ہمت کو چست کرو اور دنیا کے کان کھول کر سنا دو کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا۔ مگر خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی کو ظاہر کریگا۔ اسلام کا سورج گہن کے نیچے ہے خدا کی حضور میں تڑپو۔ آہ و زاری کرو تا وہ گہن دور ہو اور دنیا خدا تعالیٰ کا چہرہ دیکھے اور قرآن اور رسول کریم کی عظمت اُس پر ظاہر ہو اور حضرت مسیح موعود کی سچائی ثابت ہو۔

آگاہ ہو صاف گو بنو اور سستی اور دھوکے کو چھوڑ دو اور صاف صاف الفاظ میں دنیا پر وہ سچائیاں ظاہر کرو جو خدا نے تم کو دی ہیں تا قیامت کے دن سبکدوش ہو کہ ہم نے اپنی طرف سے تبلیغ کر دی تھی کون جانتا ہے کہ میں کل تک زندہ رہونگا پس ہر ایک انسان کا فرض ہے کہ وہ کل کے آنے سے پہلے ہی اپنے خیالات کا دنیا پر اظہار کرے اور مولیٰ سے جو کچھ ہدایت پائی اُس کو لوگوں پر پیش کرے پھر جس کا دل چاہے مانے اور جو چاہے انکار کرے۔ حضرت مسیح نے اس تبلیغ کے کام کے لئے اپنے حواریوں کو کہا تھا کہ من انصاری الی اللہ آج میں بھی حضرت مسیح کے تتبع کے طور پر اپنے دوستوں کے آگے یہی کلمہ دہراتا ہوں کہ اپنی کمر ہمت باندھ کر میرے ساتھ اس کام میں شامل ہو اور جہانتک ہو سکے اس کام کو کرو۔ تا خدا تعالیٰ کی درگاہ سے انعام کے مستحق ہو یہ سلسلہ تو ضرور پھیلیگا ہی لیکن ہم نے سستی دکھائی تو ہم انصار کیونکر بنینگے۔ لیکن چونکہ یہ ایک بڑا عظیم الشان کام ہے اس لئے میں یہ شرط لگانی پسند کرتا ہوں کہ جس نے اس کام میں حصہ لینا ہو وہ پہلے سات دفعہ استخارہ کرے تاکہ اللہ تعالیٰ اُس کے کام کا ذمہ وار ہو جائے اور اگر سات دفعہ استخارہ کرنے کے بعد اُس کے دل کو اللہ تعالیٰ اس طرف جھکا دے تو پھر شوق سے اس انجمن میں داخل ہو چنانچہ میں نے بھی اس اعلان سے پہلے خود کئی دفعہ استخارہ کیا اور نہ صرف خود ہی کیا بلکہ کئی ایک نیک [illegible] دوستوں سے بھی استخارہ کروایا اور کئی ایک دوستوں کو اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارات بھی ہوئیں تب جا کر یہ کام میں نے شروع کیا اور استخارہ وغیرہ کرنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح سے بھی اجازت لی چنانچہ اس انجمن کے وہ قواعد جن کی پابندی ہر ایک ممبر کو لازمی ہوگی وہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور پیش کر کے اجازت حاصل کر لی گئی ہے۔ وہ قواعد یہ ہیں (۱) اس مجلس کے ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا کہ حتی الوسع تبلیغ کے کام میں لگا رہے۔ اور جب موقعہ ملے اس کام میں اپنا وقت صرف کرے جو اپنے گاؤں یا شہروں میں کر سکیں وہاں کریں جنہیں زیادہ موقعہ ملے اور علاقہ میں بھی۔ (۲) ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا کہ قرآن شریف اور احادیث کے پڑھنے اور پڑھانے میں کوشاں رہے (۳) ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے افراد کی آپس میں صلح اور اتحاد پیدا کرنے میں کوشاں رہے اور لڑائی اور جھگڑوں سے بچے خصوصاً جبکہ آپس میں کوئی جھگڑا ہو تو خود فیصلہ کر لیں ورنہ حضرت خلیفۃ المسیح سے دریافت کریں (۵) ہر ایک قسم کی بدظنیوں سے بچے جو اتحاد اور اتفاق کو کاٹ دیتی ہیں (۶) ہر ماہ کے آخر میں وہ مجھے یا جسکو اللہ تعالیٰ اس کام پر مقرر کرے اطلاع دیں کہ انھوں نے اس ماہ میں کیا کام کیا (۷) ساتویں اس مجلس کے ممبر آپس میں رشتہ اتحاد پختہ کرنے کے لئے کوشاں رہیں۔ اور تعلق بڑھانے کے لئے ایک دوسرے کے لئے دعائیں کریں اور حدیث صحیحہ کے مطابق جو قریب کے دوست ہوں ایک دوسرے کی دعوت کریں اور تہادوا تحابوا پر عمل کریں۔ اور تمام طور سے عموماً اور ممبران سے خصوصاً ہمدردی ظاہر کریں اور بوقت مشکلات مدد کریں نمبر (۸) آٹھویں تسبیح اور تحمید پر کوشش کریں اور چونکہ رسول کریم کے ہم پر لاکھوں کروڑوں احسانات ہیں اس لئے کثرت سے درود بھیجیں اور نماز کے علاوہ درود پڑھنے کے وقت خلفاء کا لفظ بڑھا کر خصوصیت سے حضرت مسیح موعود کو مدنظر رکھیں (۹) اس مجلس کے ممبر خصوصیت سے حضرت خلیفۃ المسیح کی فرمانبرداری کا خیال رکھیں (۱۰) [illegible] نمازیں پابندی اوقات سے ادا کریں اور نوافل صلوٰۃ و صدقہ اور روزہ کیلئے بھی کوشش کریں کیونکہ ترقیات بعد فرائض نوافل سے ہوتی ہیں۔

جو صاحب استخارہ مقررہ کے بعد ممبر ہونا چاہیں مجھے اطلاع دیں تاکہ اُن کا نام درج کیا جائے

جو دے گا وہ پائے گا خدا سے
ہے ہم نے سنا یہ مصطفٰے سے
ناصر کو عطا کرو عزیزو
بیزار نہ ہو تم اس گدا سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

صدقہ کرو تا بچو بلا سے
ہر ایک طرح کے ابتلا سے
ہو نار غضب خدا کی ٹھنڈی
محفوظ ہو آتشِ وبا سے

چونکہ ہمیں آجکل ضعفار کے مکانوں اور ان کی دیگر ضروریات کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے اس لئے ہر وقت یہی فکر و انگیر رہتی ہے کہ کسی طرح کوئی ایسی سبیل ہو جس سے ان ضرورتوں کے لئے روپیہ مہیا آسکے۔ تمام انسان برابر نہیں ہوتے بعض تو خود بخود تلاش کر کے مستحقین کو ان کا حق پہونچا دیتے ہیں بعض سوال سن کر سوالی کو رد نہیں کرتے بعض تقاضے کے محتاج ہیں بعض دیگر نہایت درجہ دردار مضامین اور طلب کے بغیر کچھ نہیں عطا فرماتے۔ لہٰذا ان سب کا خیال پیش نظر رکھکر وقتاً فوقتاً کچھ لکھا جاتا ہے اسی ضمن میں یہ مضمون بھی شائع کیا جاتا ہے۔ جملہ احباب کو معلوم ہو کہ نماز پڑھنی بہت آسان ہے لیکن خیرات دینی دشوار مشکل ہے اس کا میں نے علاج سوچا ہے کہ کس طرح دلوں کو خیرات کے لئے مائل کیا جاوے اور کس طرح دل سے بخل کم ہو اور خیرات کے لئے شرح صدر پیدا ہو اس کا طریق یہ ہے کہ انسان غور کرے کہ گذشتہ زمانہ میں یہ کیا تھا جبکہ اس کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ پھر اس کا کیا حال ہوا جب کہ یہ اپنے باپ کی پشت میں بطور نطفہ رہا اس وقت اس کے پاس کیا تھا اور یہ اس حالت میں کس چیز کا مالک تھا۔ پھر ماں کے پیٹ میں جاگزین ہوا۔ تو کس قدر دولتمند تھا۔ پھر جب پیدا ہوا تو کس قدر روپیہ ساتھ لے کر نکلا تھا اور جوان ہوتے تک کس قدر خزانے اس نے جمع کر لئے تھے۔ پھر جب بڈھا بھی ہو جاویگا (بشرط حیات) یہ کس چیز و جائداد کا مالک مختار ہوگا۔ جبکہ اس کو اٹھنا موتنا اور کھانا پینا بھی دشوار ہوگا۔ پھر جب مر کر قبر میں دفن ہوگا اسوقت کتنے صندوق مال و دولت کے اس کے ساتھ دفن ہوں گے۔ جن کو یہ وہاں استعمال کریگا۔ افسوس یا سب کچھ یہیں چھوڑ جاویگا اور شاید وہ دولت جو اس نے عرق ریزی بلکہ بے ایمانی سے پیدا کی تھی اس کے جائز اور ناجائز ورثہ جائز و ناجائز امور میں چند عرصہ میں اڑا کر برباد کر دیں گے۔ کاش۔ لوگ اس بات کو سمجھ کر اکثر حصہ اپنی دولت کا بنام خدا دیکر اپنے ساتھ لے جاویں۔ یا ہمیں دیں۔ ہم اولیٰ کہ ان کے مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے خزانہ میں جمع کرا دیں گے۔ جو ان کو مرتے ہی ان کا مال سپرد کر دیگا بلکہ دس گنا مے گا اور زیادہ اخلاص سے دیں گے تو سات سَو گنا کر کے انھیں ملے گا یا اس سے بھی زیادہ باتیں تو یہ سچی ہیں بشرطیکہ خدا رسول اور قرآن پر ایمان ہو اور امام آخر الزمان و مہدی دوران کی بیعت سچے دل سے کی ہو اور اس پر قائم بھی ہو۔ اس مضمون کے زیادہ زوردار بنانے کے لئے چند احادیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیش کرتا ہوں۔

## مشکوٰۃ شریف شرح مظاہر حق

(۱) روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہیں کوئی دن کہ صبح کرتے ہیں بندے اس میں مگر کہ دو فرشتے اترتے ہیں پس کہتا ہے ایک ان میں کا یاالٰہی دے خرچ کرنے والے کو بدل یعنے جو کہ مال جائے سے خرچ کرتا ہے اس کو بہت سا بدلہ دے اور کہتا ہے دوسرا فرشتہ یاالٰہی دے بخیل کو تلف یعنے اس کا مال برباد کر دے۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

(۲) روایت ہے اسمار سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خرچ کر اور شمار نہ کر پس شمار کریگا اللہ تجھ پر اور نہ روک رکھ فقیر سے مال کہ حاجت سے زیادہ ہو۔ پس روکیگا اللہ تجھ سے زیادتی اپنی اور دے جو ہوسکے۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

(۳) روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ خرچ کر اے بیٹے آدم کے۔ خرچ کرونگا میں تجھ پر۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے خرچ سے مراد نیک جگہ میں خرچ ہے۔ نہ کہ بری جگہ میں۔

(۴) روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ اے بیٹے آدم کے خرچ کرنا تیرا مال کو کہ زیادہ ہو حاجت سے بہتر ہے تیرے لئے اور بند کر رکھنا تیرا اس کو برا ہے تیرے لئے اور نہیں ملامت کیا جاویگا تو بقدر کفایت کے اور شروع کر خرچ کرنے میں اس مال کے کہ زاید ہو حاجت تیری سے ساتھ عیال اپنے کے۔ نقل کی یہ مسلم نے۔

(۵) روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ حال بخیل کا اور صدقہ دینے والے کا مانند حال دو شخصوں کے ہے کہ ہوں ان پر دو زرہیں لوہے کی تحقیق چھپائی گئی ہوں ہاتھ ان کے طرف چھاتی ان کی کے اور حسر گردن ان کی کے بسبب تنگی راہوں کے پس شروع کیا صدقہ دینے والے جبکہ صدقہ کرتا ہے صدقہ کا کھل جاتی ہے وہ زرہ اس سے اور شروع کیا بخیل نے جبکہ صدقہ کرتا ہے صدقہ کا ملجاتی ہیں اور بچ جاتے ہیں سب ملے جگہ اپنی پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

(۶) روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہا کہ کہا ایک شخص نے یارسول اللہ کونسا صدقہ بڑا ہے از روئے ثواب کے فرمایا۔ یہ کہ تصدق کرے تو اس وقت کہ تو تندرست ہو۔ حرص رکھتا ہو جمع کرنے مال کی ڈرتا ہو فقر سے اور امید رکھتا ہو دولت کی اور نہ ڈھیل کر یہاں تک کہ جس وقت پہونچے جان حلق میں۔ کہنے لگے کہ فلانے کو اتنا دینا اور فلانے کو اتنا اور اس وقت مال ہو گیا ہے فلانے کا یعنی وارثوں کا۔ حاصل یہ کہ تندرستی میں دینا بہت ثواب ہے۔

(۷) روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا پہونچا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ بیٹھے تھے کعبہ کے سایہ میں پس جبکہ دیکھا مجھ کو فرمایا وہ نہایت ٹوٹے میں ہیں قسم ہے پروردگار کعبہ کی پس کہا میں نے قربان ہو تم پر باپ میرا اور ماں میری کون ہیں وہ فرمایا کہ وہ بہت جمع کرنے والے مال کے مگر جس شخص نے کہ خرچ کیا ادہر ادہر یعنے ہر طرف اپنے آگے اور پیچھے اور داہنے اپنے اور بائیں اپنے اور کم ہیں وہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

(۸) روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سخی قریب ہے اللہ سے۔ بہشت سے نزدیک ہے لوگوں سے دور ہے آگ سے۔ اور بخیل دور ہے اللہ سے دور ہے بہشت سے دور ہے لوگوں سے نزدیک ہے آگ سے اور البتہ جاہل سخی بہت پیارا ہے۔ اللہ کو عابد بخیل سے نقل کی یہ ترمذی نے۔

(۹) روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے البتہ اللہ دینا آدمی کا اپنی تندرستی میں ایک درہم بہتر ہے اس کے لئے اللہ دینے سو درہم کے سے نزدیک مرنے اپنے کے۔ نقل کی یہ ابو داؤد نے۔

(۱۰) روایت ہے ابی بکر صدیق سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ داخل ہوگا بہشت میں دغاباز اور نہ بخیل اور نہ اللہ دے کر احسان رکھنے والا۔ نقل کی یہ ترمذی نے۔

(۱۱) روایت ہے عائشہ صدیقہ رضہ سے یہ کہ بعض بیبیوں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نے کہا واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کونسی ہم میں سے جلدی آپکے ساتھ ملنے والی ہے۔ فرمایا ۔ جو لمبی ہو تم میں سے ہاتھ کی یعنے جو بہت دیتی ہے پہلے مرے گی بعد میرے۔ پس لی لکھیا ج کہ ناپتی تھیں اس سے اور تھیں سودہ کہ بیوی تھیں حضرت کی لمبی ہاتھ والی ۔ پھر جانا ہم نے پیچھے اس کے کہ مراد لمبائی ہاتھ سے صدقہ تھا اور تھیں جلد ملنے والی ہم میں سے ساتھ حضرت کے زینب اور تھیں زینب دوست رکھتی تھیں خیرات کو ۔ نقل کی یہ بخاری نے ۔

(۱۲) روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا اس وقت کہ کھڑا تھا ایک شخص جنگل کی زمین میں ۔ پس سُنی ایک آواز ابر میں کہ کہتا ہے کوئی پانی دے فلان شخص کو باغ کو ۔ پھر ایک طرف چلا ابر ۔ پس ڈالا پانی اپنا پتھر ملی کی زمین میں ۔ پس ناگہان ایک نالی نے ان نالیوں میں سے تحقیق جمع کیا پانی سارا پس پیچھے چلا وہ شخص پانی کے پس ناگہان ایک شخص کھڑا ہوا اپنے باغ میں پھیرتا تھا پانی کو ساتھ بیلچہ اپنے کے پس کہا اس شخص نے واسطے اس کے ۔ اے بندے خدا کے کیا ہے نام تیرا ۔ کہا میرا نام فلانا ہے وہ نام لیا کہ سنا تھا ابر میں پس کہا باغ والے نے پوچھنے والے کو ۔ اے بندے خدا کے کیوں پوچھتا ہے مجھ سے نام میرا ۔ پس کہا اس واسطے کہ سُنی تھی میں نے آواز اس ابر میں کہ یہ پانی کہ اس ابر کا ہے کہ کہتی تھی وہ آواز اس ابر کو پانی دے فلانے باغ کو واسطے نام تیرے کے ۔ پس کیا کرتا ہے تو کہا لیکن اس وقت کہ کہا اور پوچھا تو نے یہ تو کہتا ہوں میں تجھ سے کہ پس تحقیق میں دیکھتا ہوں طرف اس چیز کی کہ حاصل ہوتی ہے باغ سے پس تقسیم دیتا ہوں میں تہائی اس کا اور کھاتا ہوں میں اور کنبہ میرا تہائی اور لگاتا ہوں میں اس باغ میں تہائی ۔ نقل کی یہ مسلم نے ۔

(۱۳) روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ اونھوں نے سُنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ تحقیق تھے بنی اسرائیل میں تین شخص ۔ ایک کوڑھی دوسرا گنجا تیسرا اندھا پس ارادہ کیا اللہ نے یہ کہ آزماوے ان کو کہ شکر کرتے ہیں یا نہیں ۔ پس بھیجا طرف ان کی ایک فرشتہ پس آیا وہ کوڑھی کے پاس پس کہا اس کو کونسی چیز بہت پیاری ہے طرف تیرے کہا کوڑھی نے رنگ اچھا اور پوست بدن کا اچھا اور جاتی رہے مجھ سے وہ چیز کہ گھنیاتے ہیں مجھ سے لوگ یعنے کوڑھ جاتی رہے ۔ فرمایا حضرت نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اس پر ۔ پس دور ہوئی اس سے گھن اس کی یعنے کوڑھ اور دیا گیا رنگ اچھا اور پوست اچھا ۔ کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت محبوب ہے طرف تیرے کہا اونٹ یا کہا گائیں شک کیا اسحق نے کہ راوی حدیث کا ہے مگر یہ کہ کوڑھی نے کہا ایک نے انہیں سے اونٹ اور کہا دوسرے نے گائیں ۔ یعنی شک فقط تعین ہے کہ اس نے کیا کہا اور اس نے کیا کہا ۔ فرمایا حضرت نے پس دیا گیا اونٹنیاں حاملہ ۔ پھر کہا فرشتے نے ۔ برکت دے اللہ تعالیٰ تیرے لئے اس میں فرمایا حضرت نے ۔ پھر آیا فرشتہ گنجے کے پاس ۔ پس کہا کیا چیز بہت محبوب ہے ۔ طرف تیرے کہا بال اچھے اور دُور ہو جاوے مجھ سے یہ چیز کہ گھن کھاتے ہیں مجھ سے لوگ ۔ فرمایا حضرت نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اس کے سر پر ۔ پس جاتا رہا اس سے گنج ۔ فرمایا حضرت نے اور دیا گیا بال اچھے ۔ کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہے ۔ طرف تیرے کہا گائیں پس دیا گیا گائیں حمل والیاں ۔ کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تعالیٰ تجھ کو ان میں فرمایا حضرت نے پھر آیا فرشتہ اندھے کے پاس پس کہا کونسی چیز بہت محبوب ہے طرف تیرے کہا یہ کہ دے اللہ طرف میرے بینائی میری ۔ پس دیکھوں میں ساتھ اس کے لوگوں کو فرمایا حضرت نے پس پھیرا فرشتہ نے اس پر ہاتھ ۔ پس عنایت کی اللہ نے اس کو بینائی اس کی کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہے طرف تیرے کہا پس دیا گیا بکریاں بہت بچے دینے والیں ۔ پس بچے لئے کوڑھی نے اور گنجے نے اونٹوں کے اور گایوں کے اور بچے لئے اندھے نے بکریوں کے پس ہوا کوڑھی کے لئے ایک جنگل اونٹوں کا اور گنجے کے لئے ایک جنگل گایوں کا اور اندھے کے لئے ایک جنگل بکریوں کا ۔

فرمایا پھر فرشتہ آیا کوڑھی کے پاس بیچ صورت اپنی کے اور ہیئات اپنی کے یعنی جس صورت و ہیئات میں پہلے اس پاس آیا تھا ۔ اسی طرح پھر آیا پس کہا اس فرشتے نے کہ میں مسکین ہوں جاتا رہا مجھ سے اسباب سفر میرے میں پس نہیں پہونچنا ہو سکتا مجھ کو آج یعنے منزل مقصود کو ۔ مگر ساتھ عنایت اللہ کے ۔ پھر بسبب تیرے مانگتا ہوں تجھ سے بواسطہ اس ذات کے کہ دیا تجھ کو رنگ اچھا اور جلد اچھی اور مال ایک اونٹ ۔ یعنے مانگتا ہوں اونٹ کہ پہونچوں میں بسبب اس کے اپنے سفر میں اپنے مقصود کو ۔ پس کہا کوڑھی نے حق بہت ہیں مجھ پر ایک اونٹ نہیں پہونچ سکتا اس نے یہ بات جھوٹ کہی اس کے ٹالنے کے لئے ۔ پس کہا فرشتے نے تحقیق گویا کہ میں پہچانتا ہوں ۔ تجھ کو کیا نہ تھا تو کوڑھی کہ گھنیاتے تھے تجھسے لوگ اور محتاج تھا پس دی تجھ کو اللہ نے صحت و مال پس کہا کوڑھی نے سوا اس کے نہیں کہ وارث گردانا گیا ہوں میں اس مال کا باپ دادا سے ۔ پس کہا اس فرشتے نے اگر ہے تو جھوٹا پس کر دے تجھ کو اللہ طرف اس حالت کے کہ تھا کہ تو یعنے کوڑھی محتاج ۔ فرمایا حضرت نے کہ آیا فرشتہ گنجے کے پاس پہلی صورت اپنی میں پس کہا اس کو مانند اس چیز کے کہ کہا تھا کوڑھی کو اور جواب دیا گنجے نے جیسا جواب دیا کوڑھی نے پھر کہا فرشتے نے اگر ہے تو جھوٹا پس کر دے تجھ کو اللہ جیسا تھا تو فرمایا حضرت نے اور آیا فرشتہ اندھے کے پاس بیچ صورت اپنی اور شکل اپنی پہلی کے پھر کہا کہ میں مرد مسکین ہوں اور مسافر ہوں جاتا رہا میرے پاس سے اسباب بیچ سفر میرے کے پس نہیں پہونچ سکتا میں اب مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہوں میں تجھسے بواسطہ اس ذات کے کہ دی تجھ کو بینائی تیری بکری یعنے ایک بکری مانگتا ہوں کہ پہونچوں میں بسبب اس کے سفر اپنے میں پس کہا اندھے نے تحقیق تھا میں اندھا پھر پھیری اللہ نے طرف میرے بینائی میری ۔ پس لے جو چاہے تو اور چھوڑ جو چاہے پس قسم ہے اللہ کی نہیں تکلیف دونگا تجھ کو آج واسطے پھیرنے اس چیز کے کہ لے تو واسطے اللہ کے پھر کہا فرشتے نے رکھ تو مال اپنا یعنے اپنے پاس ۔ پس سوائے اس کے نہیں کہ آزمائش کئے گئے تم یعنے امتحان کیا اللہ نے تم کو کہ آیا تم کو اپنا حال یاد ہے یا نہیں اور شکر کرتے ہو یا نہیں پس تحقیق رضا کی گئی تجھ سے اور غصہ کیا گیا اُوپر دونوں یاروں تیرے کے ۔ نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ۔

فقط اتنا لکھنا کافی ہے ۔ عقلمند آدمی اس سے نصیحت حاصل کر سکتا ہے اور جھگڑے کے لئے تو سارا قرآن شریف بھی کافی نہیں ۔ ان احادیث میں ہمارے احباب کو غور فرمانا چاہیئے اور نصیحت حاصل کرنی چاہیئے اور اللہ کا شکر بجا لا کر ضعفاء قادیان کی دستگیری کے لئے کمر ہمت چست باندھنی مناسب ہے ۔ ہمت مردان مدد خدا مثل مشہور ہے ۔ ہمیں ضعفاء کے مکانوں کے لئے بہت تکلیف ہے ۔ اللہ تعالےٰ آسان فرما دیگا ۔

؎ بر رسولان بلاغ باشد و بس

ناصر نواب از قادیان

# نظم

آتا نہیں قرار دل بے قرار کو | جب تک کہ دیکھ لیوے نہ وہ روئے یار کو
جنگل میں جاتا ہے کبھی آتا ہے شہر میں | دیوانہ وار ڈھونڈتا ہے کوہ سار کو

ناصر بتا کہ تجھ کو یہ کیا ہو گیا ہے آہ! شہروں میں پھرتا ہے کبھی جاتا ہے بار کو
لاہور میں کبھی کبھی پشاور میں ہے تو جاتا ہے چھوڑ چھاڑ کے خویش و تبار کو
بنگالہ میں کبھی کبھی مدراس میں ہے تو کرتا ہے تو تلاش کسی گل عذار کو
دکن میں ہے کبھی کبھی ہے بمبئی میں تو دریا کو دیکھتا ہے کبھی آبشار کو
کسکی تلاش ہے ترا دل کس سے ہے لگا اے دوست کچھ زبان پہ تو لا حال زار کو
معلوم حال ہو تو کریں ہم بھی کچھ مدد تدبیر سے نکالیں ترے دل کے خار کو
اے دوستو! بتاؤں تمہیں کیا میں اپنا حال ہے اختیار میں نے کیا ایسے کار کو
درکار ہمیں زر ہے مجھے زر کی ہے تلاش کرتا ہوں اس میں صرف میں لیل و نہار کو
زر کی طلب میں پھرتا ہوں ہر سمت بھاگتا تم دیکھتے رہو مرے صبر و سہار کو
آئیگی ایک دن مرے مولا کی جب مدد پھر دیکھ لوگے تم مرے اس کاروبار کو
مسجد تو بن گئی ہے شفاخانہ بھی بنا کر لوگے تم ملاحظہ میری بہار کو
کچھ دوستوں کیواسطے بنوا دیں تھوڑے گھر دیکھوں میں اپنی آنکھ سے ان کی قطار کو
بیمار عورتوں کے لئے اک مکان ہو جھانکے نہ کوئی مرد کبھی ان کے دار کو
ہوں میری زندگی میں یہ طیار کل مکان میں با مراد دیکھ لوں ان ہر چہار کو
مقدور ہے تو لاؤ روپے کچھ کہو مدد دولت کرو نثار کرو شاد یار کو
تم دو نہ دو وہ دیگا عاجز کو بالضرور ٹھنڈا کریگا یار مرے دل کی نار کو
تم سے نہیں سوال مرا اوس سے ہے سوال رکھا ہے میں نے طاق پہ سب ننگ و عار کو
مولا کے نام پر میں سوالی بنا ہوں اب گل جانتا ہوں میں رہ مولا میں خار کو
اللہ کا جو ہے وہ مجھے دیگا اس کے نام خالی نہیں خدا نے کیا روزگار کو
عاقل خدا کے نام پہ دیتے ہیں مال و زر اور بیوقوف دیتے ہیں پیسے سُنار کو
کوشش سے مجھ کو کام ہے کرتا ہوں میں جہاد میں جیت ہی سمجھتا ہوں اس رہ میں ہار کو
پرواہ ہے طعن کی نہ ہے تعریف کی خوشی اک دُھن سی لگ رہی ہے اب اس خاکسار کو

مولا ہی کے ہے فضل کا ناصر کو انتظار
وہ خود کرے گا دُور اب اس انتظار کو

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جملہ احباب اور سامعین پر واضح ہو کہ اس عاجز نے ۱۹۰۹ء میں چندہ مسجد و ہسپتال کے لئے پنجاب میں ایک طویل سفر کیا تھا جس کا ذکر نظم میں لکھا ہے جس کا نام سفرنامہ ناصر ہے پھر ۱۹۱۰ء میں ایک اور لمبا سفر ہندوستان کی طرف کیا جو قادیان سے کلکتہ تک اور کلکتہ سے حیدرآباد دکن تک تھا اور وہاں سے بمبئی ہو کر واپس ہوا۔ جس کا حال سفرنامہ نمبر ۲ میں منظوم ہے۔ جو انشاء اللہ یکم مارچ ۱۹۱۱ء تک شائع ہو جاویگا لیکن ان دو طویل سفروں کے درمیان چند اور بھی چھوٹے چھوٹے سفر وصولی چندہ کے لئے اس عاجز نے کئے تھے جس کو منظوم نہیں کیا ان کا حال اسجگہ تحریر ہوتا ہے۔ اوّل قادیان سے کپورتھلہ گیا اور وہاں سے کچھ چندہ وصول کر کے جالندھر پہونچا۔ وہاں اس وقت کچھ نہ ہوا۔ وہاں سے حاجی پور گیا۔ وہاں بھی حبیب الرحمن صاحب کی کوشش سے چندہ مل گیا پھر وہاں سے لودیانہ گیا جہاں بعض احباب مجھ سے متفق نہ ہوئے اور انہوں نے چندہ دیا بلکہ ان کے اثر سے اور لوگوں نے بھی سستی کی۔ بہرحال چندہ ہو گیا۔ وہاں سے میں مالیر کوٹلہ گیا لیکن کوٹلہ کی مٹی میں جان نہیں وہاں سے کچھ وصول نہ ہوا۔ وہاں کے سکرٹری نے وعدہ کیا تھا لیکن ہنوز وفا نہیں فرمایا۔ غرضیکہ کوٹلہ سے ناکام لودیانہ واپس ہو کر انبالہ پہونچا اور بابو عبد الرحمن صاحب کلرک خزانہ کے ہاں ٹھہرا وہ بہت خاطر سے پیش آئے اور چندہ بھی حسب مقدور دیا اور مجھے ساتھ لے کر دوسرے روز توپ خانہ گئے وہاں سے چندہ لے کر چھاؤنی میں شب باش ہوئے وہاں سے بھی چندہ لیا اور شب کو ایک احمدی ڈاکٹر صاحب کے ہاں مقیم ہوئے۔ اتفاقاً یہ عاجز اپنے قدیم آشنا بابو احمد ہارون صاحب سے ملنے گیا جو وہاں محکمہ نہر میں ہیڈ کلرک ہیں جب انہیں معلوم ہوا کہ یہ عاجز چندہ عمارت مسجد و ہسپتال وغیرہ کے لئے نکلا ہے۔ انہوں نے فوراً پانچ روپے بھیج دئے۔ حالانکہ صاحب موصوف احمدی نہیں ہیں۔ ہاں مجھے یاد آیا کہ لودیانہ میں بھی میاں عبد الکریم صاحب ہیڈ کلرک نہر نے جو عاجز کے پرانے ملاقاتی ہیں مبلغ دو روپے عنایت کئے تھے۔ اس سے لودیانہ کے نادہند صاحبان کو نصیحت اور عبرت حاصل کرنی چاہیئے کہ بعض غیر احمدی بھی قادیان کے کاموں میں شریک ہوں اور وہ احمدی ہو کر دریغ فرماویں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

انبالہ چھاؤنی سے بندہ سہارنپور میں پہونچا اور مولوی عبد العزیز صاحب کے ہاں ٹھہرا اون سے چندہ لے کر سہارنپور کے مشہور باغ میں ایک احمدی کے ہاں گیا۔ کھانا کھا کر اور چندہ لیکر مظفر نگر گیا وہاں اتفاق سے دو تھانیدار بھی آگئے تھے وہاں سے چندہ وصول کر کے میرٹھ پہونچا وہاں مجھے لُطف نہ آیا۔ سکرٹری صاحب گھر پر موجود نہ تھے۔ پنجابی احباب نے اچھا چندہ دیا لیکن ہندوستانیوں نے بطور تبرک کچھ دیا جس سے میرا دل خوش نہیں ہوا بلکہ افسوس ہوا۔ وعدے کے وقت تو اونہوں نے میز پر لگائیں اور بڑا تکلف دکھایا لیکن دیتے وقت خدا جانے کیا ہو گیا۔ خوان بڑا خوان پوش بڑا بیچ میں دیکھو تو آدھا پیا۔ بہرحال وہاں سے رخصت ہو کر دلی گیا اور دلی میں بھی کچھ تھوڑا چندہ ہوا۔ وہاں سے واپس لاہور آیا اس جگہ سے قصور گیا اور قصور کے احباب نے بھی خوشی سے چندہ دیکر رخصت کیا پھر واپس لاہور آیا اور کچھ میاں میر سے بھی لیا اور لاہور سے بڈھیاریہ میں گیا جو متصل اٹاری ایک گاؤں ہے۔ وہاں سے چندہ وصول کر کے سیدھا منار علاقہ کپورتھلہ میں گیا۔ جہاں مولوی محمد علی صاحب سکرٹری صاحب صدر انجمن کا وطن ہے ان کے والد صاحب سے ملکر چندہ حاصل کیا۔ وہاں سے واپس ہو کر قادیان واپس آیا۔ یہاں جلسہ سالانہ میں شریک ہوا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد پشاور جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں سے واپسی پر جموں کاٹھ گڑھ اور جموں پہونچا وہاں سلسلہ جماعت درہم برہم پایا کچھ محبت نہ دیکھی۔ مگر مجھ سے احباب بہ محبت پیش آئے اور کچھ ٹکے بھی عنایت کئے۔ شیخ علی محمد صاحب کے مکان پر ٹھہرا تھا۔ وہاں مجھے بہت آرام ملا۔ واپسی کے وقت سیالکوٹ میں سید حامد شاہ صاحب و دیگر احباب کے ملنے کو اترا ایک روز ٹھہرا وہاں سے مجھے بے طلب اس دفعہ ایک سو روپیہ مل گیا میرا ارادہ مانگنے کا نہ تھا اس پر مجھے یہ مثال یاد آئی۔

بے مانگے موتی ملیں اور مانگے ملے نہ بھیک

وہاں سے مڑ کر لاہور ہوتا ہوا قادیان پہونچا اور یہ چھوٹے چھوٹے سفر ختم ہوئے

فالحمد للہ علیٰ ذالک

میر ناصر نواب۔ ۱۵ر فروری ۱۹۱۱ء از قادیان دار الامان

## حیات حافظ کا مصنف
## اسلم جی راجپوری

کسی کے کام یا کلام پر نکتہ چینی کرنا بہت معمولی سی بات ہے۔ لیکن وہ نکتہ چینی جو حقیقت سے دست وگریبان اور واقعیت سے دوش بدوش ہو نیز نیک نیتی سے اور اصلاح کی غرض سے کیجاوے تو بہت مفید بلکہ ضروری کام بھی ہے جس کتاب کے مطالعہ نے مجھکو اس وقت اس نگارش پر مجبور کیا ہے وہ کوئی معرکۃ الارا اور قابل توجہ کتاب نہیں۔ لیکن چونکہ اس کے مصنف نے ابلہی سے یا ابلہ فریبی کے لئے صداقت وحقیقت کی آنکھوں میں دھول ڈال کر اپنی بدباطنی نہیں تو کج باطنی کا الّو ضرور سیدھا کرنا چاہا ہے یعنی سلسلہ عالیہ احمدیہ پر نہایت رذیل طریقہ سے ایک حملہ کیا ہے اور بقول انی مھین من اراد اھانتک اپنی بے بسی۔ کم مائگی وپست خیالی کا ثبوت دیا ہے۔ لہذا مناسب معلوم ہوا کہ اس ظلمت تزویر کی قلعی کھول کر سادہ لوحوں کو مشعل دکھادی جاوے۔ سنئے۔ کوئی صاحب اسلم جیراجپوری ہیں۔ انھوں نے ایک کتاب کعبہ یا بیت اللہ لکھنی چاہی تو بیمار ہوگئے اور ایسے سخت بیمار ہوے کہ جب تک کعبہ کا عزم فسخ نہ کر لیا اچھے نہ ہوے۔ اچھے ہو کر آپ نے حافظ شیرازی کی لائف لکھنا شروع کی اور بخیال خویش اس قدر سعی بلیغ اور کوشش وکاوش بے اندازہ کو کام فرمایا کہ گویا مصنفین کے قلم توڑ دئے۔ اور دوا تیں پھوڑ دیں ۱۹۴ صفحے کی کتاب حیات حافظ کے نام سے شائع کی ہے۔ جس میں بہت سے صفحات تمہید میں صرف ہوے ہیں۔ بہت سی غزلیں اور اشعار نقل فرمائے ہیں اور ۳۲ صفحے فالوں کے باب کی نذر ہوے ہیں۔ کتاب کا کاغذ بھی اچھا ہے مصنف کی زبان ایسی صاف نہیں تعجب ہے کہ علیگڈھ ممالک متحدہ آگرہ واودھ کے ایک مشہور درسگاہ سے جو کتاب شائع ہو اس کی زبان بھی درست نہو مثلاً سید کا شعر ہے کہ سے

ہے کیا ضرور سب کو ملے ایکسا جواب
آؤ نہ ہم بھی سیر کریں کوہ طور کی

آپ نے اس شعر کے پہلے مصرعہ میں اس طرح تصرف کیا ہے کہ ع "کیا فرض ہے کہ سب کو ملے یکساں جواب" فارسی زبان کا ایک لفظ یکساں ہے۔ لیکن وہ یکساں ہے نہ کہ ایکساں اردو زبان میں ایکسا سے بڑھکر یکساں نہیں ہوسکتا اور ایکساں تو محض مہمل ہے۔ ممکن ہے کہ اسلم صاحب کاتب کی گردن پر اس غلطی کو تھوپیں لیکن وہ یاد رکھیں گا کہ اگر اپنی کتاب کے کاپی نویس اور سنگساز کو غلطی کے بوجھ میں دبا کر مار بھی ڈالیں تب بھی کثیر التعداد اغلاط سے اپنی گلو خلاصی نہیں کرا سکتے مجھکو نہ اتنی فرصت ہے نہ ضرورت کہ اس کتاب پر مفصل تنقید لکھوں۔ مولوی شبلی نے اپنی شعر العجم میں حافظ شیرازی کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اس کے مقابلہ میں اس مستقل کتاب حیات حافظ کو دیکھ کر یہی کہنے کو جی چاہتا ہے کہ سے

بڑھائی شیخ نے داڑھی اگرچہ سن کی سی مگر وہ بات کہاں مولوی مدن کی سی

اسلم صاحب یا تو اعلیٰ درجہ کے متلون مزاج ہیں اور ایسی معشوقانہ طبیعت رکھتے ہیں کہ سیماب وار کسی حالت میں انکو قرار نہیں یا غلط بیانی ان کے نزدیک حسن کلام اور خوبی بیان ہے آپ نے جہاں فالوں کا باب شروع کیا ہے میں اور دل کے درمیان ایک مکالمہ یا مباحثہ نقل فرمایا ہے۔ اگر دل سے مراد ان کا اپنا ہی دل ہے اور کسی بھلے مانس کا چرایا ہوا دل نہیں تو یقیناً کہا جا سکتا ہے کہ جناب اسلم فالوں کو شرعاً وذہناً واعتقاداً بہت برا یا کم از کم لغو اور بیہودہ تصور فرماتے ہیں۔ کیونکہ فالوں کے جواز اور ان کے مستحسن ہونے کے لئے وہ کوئی ایک دلیل بھی پیش نہیں کر سکے۔ مگر "چل رے خامہ بسم اللہ" کے ذیل میں جو کچھ انھوں نے لکھا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ اپنے ضمیر (دل) کا خون کرنے میں بڑے دلیر ہیں۔ جو شخص کانشنس یا ضمیر کا خون کر سکتا ہے ناظرین خود تجویز فرمائیں کہ اس کو عزت کا کونسا مرتبہ عطا کیا جائے؟ فالوں کے باب کو پڑھنے سے معلوم ہوا کہ آپ کو اکثر فالیں دیکھنے کا شوق ہے اور یہ شوق یہانتک بڑھا ہے کہ دوسرے لوگ بھی اس سے مطلع وآگاہ ہیں اور آکر آپ سے ہی فالیں دیکھنے کی فرمائش کرتے ہیں۔ ۱۵۷ و ۱۵۸ صفحہ پر آپ نے اس فال کا ذکر کیا ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق دیوان حافظ میں دیکھی۔ ابیات کے نقوش سے بے اختیار ہنسی آتی ہے اور تعجب ہوتا ہے کہ ایک شخص جو حافظ شیرازی کی لائف لکھنے کا عزم کرتا ہے وہ ۳۲ صفحوں میں صرف دیوان حافظ کی فالوں کی کہانیاں درج کرتا ہے۔ بہرحال حضرت مسیح موعود کے متعلق جو شعر دیوان حافظ میں نکلا اس کو آپ نے اس طرح لکھا ہے سے

نیست در دائرہ جز نقطہ خلاف از کم وبیش
کہ من این مسئلہ بے چون وچرا مے بینم

اس کا ترجمہ آپ لکھتے ہیں۔ دائرہ میں سوائے نقطہ کے کوئی چیز ذرا بھی خلاف نہیں ہے۔ اور میرے نزدیک یہ مسئلہ بالکل واضح ہے"۔ اس کا مطلب آپ اس طرح لکھتے ہیں "اس کا یہ مطلب ہے کہ مرزا صاحب اسی دائرہ میں گردش کرنے ہیں جو اسلام کا ہے۔ قرآن شریف کو اللہ کی کتاب مانتے ہیں نبیؐ پر ایمان رکھتے ہیں۔ ان کی حدیثوں پر عمل کرتے ہیں۔ غرض اعتقاد اور عمل ہر لحاظ سے اسلام کے دائرہ سے وہ باہر نہیں نکلتے۔ مگر اس دائرہ میں صرف ایک نقطہ غلط ہے۔ وہ مرزا صاحب کی ذات ہے یعنی جب اسلامی تعلیمات پر وہ چلتے ہیں اور اسی پہ لوگوں کو چلنے کی ہدایت کرتے ہیں تو پھر اپنی ذات کو کیوں بیچ میں لاتے ہیں۔ کہ مجھکو مسیح مانو۔ مہدی مانو۔ کرشن مانو۔ یہ خود غرضی ہے۔ اور یہی نقطہ اس دائرہ میں غلط ہے۔"

اے فارسی زبان! تو جسقدر ماتم کرے وہ کم ہے۔ کہ وہ لوگ جو ذرا بھی تیرے متعلق صحیح مذاق نہیں رکھتے تیرے واقفکاروں میں دم بھرتے اور صاحب تصنیف بننے کی ٹانگ توڑتے ہیں۔ اے خواجہ حافظ شیرازی۔ اگر ممکن ہو تو اٹھ اور قبر سے لٹھ لیکر نکل جنھوں نے تیرے صحیح شعر کا ٹھنٹی چھری نہیں بلکہ الٹی چھری سے گلا کاٹنا چاہا ہے ان کا سر پھوڑ دے۔ افسوس صد افسوس جو شخص حافظ کے کلام پر تقریظ لکھتا ہے وہ حافظ کے شعر کو اس طرح بگاڑکر اور اس کی مٹی پلید کر کے ذرا بھی شرمندہ نہیں۔ مانا کہ اس نسخہ میں یہ شعر غلط ہی لکھا ہوا تھا تو ایسی فحش اور موٹی غلطی جس کو ایک اندھا آدمی بھی ٹٹول کر معلوم کر لیتا اسلم جیراجپوری کو نظر نہ آئی اور نہ سوچا کہ ایسی مہمل اور بے معنی بات حافظ جیسے شاعر کی زبان سے نہیں نکل سکتی۔ مطبع نولکشور کے ۱۸۷۱ء کے چھپے ہوے دیوان حافظ میں بھی جو اس وقت میرے سامنے موجود ہے یہ شعر یقیناً صحیح لکھا ہوا ہے اور اس طرح ہے سے

نیست در دائرہ یک نقطہ خلاف از کم وبیش
کہ من این مسئلہ بیچون وچرا مے بینم

جن لوگوں کو کچھ ذرا سا بھی تعلق فارسی شاعری اور انشا پردازی سے ہے وہ خوب سمجھ سکتے ہیں کہ یک نقطہ کے لفظ نے شعر کو کسقدر بامعنی اور لطیف اور شاندار بنا دیا ہے۔ دیکھو! حافظ شیرازی کس زور شور سے مسیح موعود کی تائید کرتے ہیں۔!؟ کسیکو یہ دھوکا نہ لگے کہ دیوان حافظ کی فالوں پر ہم کسی مامور کی صداقت کو پرکھتے ہیں۔ ہاں اس وقت اس شعر کو تائیدی نشان کے طور پر سمجھ کر الحمد للہ رب العالمین تہ دل سے کہتے ہیں۔ حافظ کیا خوب فرماتا ہے سے

زعشق ناتمام ما جمال یار مستغنی است
بآب ورنگ وخال وخط چہ حاجت روے زیبا را

جسکی تائید میں قرآن شریف۔ احادیث۔ زمین۔ آسمان۔ زمانہ کتب سابقہ سب یکزبان ہیں اسکو بھلا دیوان حافظ کی فال کی کیا احتیاج

(راقم اکبر شاہ خاں نجیب آبادی)

X

## ہوس ٹیکس یا ملازم ٹیکس

قادیان کی نوٹی فائیڈ ایریا کمیٹی گلیوں میں گندہ پانیوں کے منفذ و مخرج کا جو انتظام کر رہی ہے اس کے متعلق ہم کبھی پھر لکھینگے - فی الحال تو ہوس ٹیکس کے متعلق ایک عرضداشت ہے - کہ یہاں احمدی جماعت کے اکثر ممبر کرایہ کے مکانوں میں رہتے ہیں - ایک طرف تو مکان والوں نے کرایہ گراں کر دیا ہے اور اس طرح پر وہ گویا ہوس ٹیکس میں حصہ لے رہے ہیں - اور دوسری طرف خود مکان والوں سے بھی ہوس ٹیکس لیا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بعض ملازمت پیشہ اصحاب جو یہاں اپنا مکان نہیں رکھتے زیر بار ہو رہے ہیں - کیونکہ ایک طرف وہ کرایہ ادا کرتے ہیں اور دوسری طرف ان سے دو چار روپیہ سالانہ ٹیکس وصول کیا جاتا ہے - میں اُمید کرتا ہوں کہ افسران بالا دست اس نقص کی اصلاح کی طرف توجہ فرمائینگے - ر

راقم ایک ٹیکس دہندہ

بدر - یہ دو طرفہ ٹیکس کیسا ہے -

## درخواست دعا

برادر سراج الدین صاحب ٹانڈہ نے احباب کی خدمت میں درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ برادر موصوف کی مالی مشکلات کو دور فرماوے اور حضرت خلیفۃ المسیح کی زیارت انھیں نصیب فرماوے - اور دینی دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے -

## ایمان ہو تو ایسا ہو

ڈاکٹر عبد المجید خاں کی لڑکی فوت ہو گئی - ان کا خط درج ذیل ہے

سبحان اللہ کیا مخلصانہ ایمان ہے - " جناب مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ عرض ہے کہ میں نے ۱۲- جنوری سنہ ۱۹۱۱ء کو جبکہ میری لڑکی احمدی کو سخت تکلیف تھی تبکو جناب باری میں جناب خلیفۃ المسیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ - اور لڑکی احمدی کے لیئے دعا کی پھر میں سو رہا تو سوتے ہی بے اختیار میری زبان پر یہ فقرہ جاری ہو گیا جس سے میری نیند کافور ہو گئی اور فوراً بیدار ہو گیا - وہ فقرہ یہ ہے (جواب ہو چکا) اب مجھکو تردد ہوا کہ یہ احمدی کے متعلق معلوم ہوتا ہے کہ اس کی عمر ختم ہو گئی - جناب خلیفۃ المسیح کے متعلق میرا دل فتویٰ دینے سے رکتا تھا - اگرچہ حضرت صاحب کے متعلق میرا دل فتویٰ دینے سے انکاری تھا اور بمقابلہ میری لڑکی کے اُن کے لیئے یہ فتویٰ دیتے میرے دل کو سخت رنج معلوم ہوتا تھا مگر لڑکی کے لیئے انشراح الصدر سے یہ فتویٰ دل نے دیدیا تھا کہ یہ اسی کے متعلق ہے - پھر میں نے بڑی خوشی سے پروردگار کا شکر ادا کیا کہ اگر ایسی ہزار لڑکیاں قربان ہو کر میرے ہادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر بڑھ جائے تو میں خوش ہوں - چنانچہ ۲۳- جنوری سنہ ۱۹۱۱ء کی شب کو جسوقت میری لڑکی احمدی پر جان کندنی کا وقت شروع ہوا تو اُس تکلیف میں اُسنے کہا کہ ابا کچھ قرآن سناؤ تاکہ مجھکو نیند آجائے - میں اُس کو کاندھے لگا کر اعوذ اور بسم اللہ پڑھکر ارادہ قرآن پڑھنے کا کیا تو بے اختیار میری زبان پر یہ آیت ۳ مرتبہ بے اختیار شروع ہو گئی - یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربك راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی - تب مجھکو اور بھی یقین ہو گیا کہ اب یہ داخل جنت ہونیوالی ہے - چونکہ اُس کو کبھی کسی نے ڈرا دیا تھا کہ جو مر جاتا ہے اُسے جنگل میں دور دبا آتے ہیں تو وہ ڈرنے لگی - تب میں نے کہا کہ بیٹا مرنے کی کوئی بات نہیں تم چلو ہم بھی تمھارے ساتھ رہینگے ہم سب کو اسی راستہ جانا ہے تب وہ آہستہ قرآن مجید سنتے سنتے ایسی سوئی کہ آجتک نہیں جگی اُس کی عمر ۶ سال کی تھی اور یہ باتیں - لیکن مجھکو اُس کے انتقال پر خوشی ہوئی کیونکہ مجھکو یقین کامل ہو گیا کہ میرے دل نے اُس خواب کی تعبیر کی متعلق اس لڑکی کے لیئے فتویٰ دیا وہ پورا ہو گیا اور الحمد للہ حضرت صاحب کی طبیعت جب ہی سے رو بصحت ہے - اللہ تعالیٰ بہت جلد اُن کو صحت عطا فرماوے - آمین - (ڈاکٹر عبد المجید خان نجیب آبادی) "

## قابل توجہ افسران محکمہ ریلوے

اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بلٹی کا کاغذ تو پہنچ جاتا ہے مگر مال سٹیشن پر نہیں آتا - شہر والوں کو جہاں ریلوے سٹیشن نزدیک ہو غالباً چنداں تکلیف نہو مگر جو لوگ ریلوے سٹیشن سے دس دس بارہ بارہ میل کے فاصلہ پر رہتے ہیں ان کا اس میں بڑا حرج ہے کیونکہ وہ اندازہ کر کے بار بردار مال چھڑانے کے لئے بھجوا دیتے ہیں لیکن وہاں جاکر معلوم ہوتا ہے کہ مال نہیں آتا جس سے مفت میں کرایہ دینا پڑتا ہے - چنانچہ قادیان میں بھی یہی شکایات ہیں کئی دفعہ بلٹی کا کاغذ پہنچنے پر جب بارکش کو بھجوایا گیا تو معلوم ہوا مال نہیں آیا - اور پھر مفت میں مزدوری دینی پڑی - اور اگر بہت دنوں کے بعد بھجوایا جاوے تو بعض اوقات ڈیمارج پڑ جاتا ہے کیا ضروری نہیں کہ اسٹیشن ماسٹر اڈریسی کو اطلاع دے کہ آج آپ کا مال اسٹیشن پر پہنچ گیا ہے میرے خیال میں یہ بہت ضروری بات ہے فرستندہ بلٹی کا کاغذ پہنچانے کا ذمہ دار ہے مگر اس بات کی اطلاع نہیں دے سکتا کہ آپ کا مال اسٹیشن پر پہنچ چکا ہے - یہ فرض تو ملازمان ریلوے ہی ادا کر سکتے ہیں -

## ایک سازش کا انکشاف

ناظرین بدر کو معلوم ہوگا کہ مسافر آگرہ نے ایک شخص غلام حیدر کے نام سے قرآن جدید چھاپنا شروع کیا تھا جس پر سب سے پہلے ہم نے ان الفاظ میں نوٹس لیا تھا کہ غیر ذمہ دار لونڈوں کے ذریعہ کیوں مُنہ چڑایا جاتا ہے - اس کے بعد چونکہ اس کی عبارت خود غلط - املا غلط - انشا غلط - کا مصداق تھی اس لئے ہم نے نوٹس لینا چھوڑ دیا - صرف یہ کہدیا کہ مسلمانوں کی دل آزاری نہ کیجاوے -

اب غلام حیدر عرف ستیہ دیو پنڈت مہو دت سے مرتد ہو کے تو اصل راز کھلا چنانچہ وہ مسافر اپنے رسالہ اندر میں تاراوت شرما جی - اسے فرزند پنڈت مہو دت کا خط چھاپتا ہے کہ بحالات حیدری حصہ اول میں نکلے ہیں وہ بہت ہی غلط ہیں یہانتک کہ باپ کا نام اور جائے پیدائش وغیرہ میں اس لئے نہیں دھوکا دیا گیا جو ان کے نام سے نکلتے رہے ہیں وہ سب مہاشے لکھے ہوئے ہوتے ... پہلے اس سے برائے نام مثل سے اُلٹ پلٹ لکھوا لیتے تھے کہ کل کو وہ اسلام میں جاکر یہ نہ کہ سکیں کہ اُنھوں نے اسلام کے خلاف کچھ نہیں لکھا - یہ سوچ سمجھ کر ان کا نام درج کر دیا جاتا تھا "

یہ ہے آریوں کی ایمانداری اور یہ ہے ان کے پیشواؤں کی اخلاقی حالت کا حال جو تمام جہان کے راستبازوں کے منہ آتے ہیں - اور خود ان کی اندرونی حالت ایسی گندہ ہے کہ خدا کی پناہ - ستیہ دیو کی علیحدگی کے متعلق بھی بہت سی باتیں ہیں جو انشاء اللہ خود ہی اپنے وقت پر ظاہر ہو جائینگی ہمیں کیا ضرورت ہے کسی کی پردہ دری کی - خدا خود پردہ پھاڑیگا

## اور بہت سے نور الدین

نہ تو میں عالم ہوں نہ کسی احمدی عالم کی صحبت میں رہا - نہ ہی حضرت مسیح کی تصنیفات کو باقاعدہ دیکھا ہے اور نہ ہی حضرت خلیفہ کی خدمت میں باقاعدہ رہا ہوں - صرف قبلہ حضرت امیر المومنین مولانا نور الدین کے نکات درس - کلام - وعظ کے خطبوں اور مکتوبات وغیرہ کے پڑھتے رہنے سے ہی خدا نے مجھے ہدایت بخشی ہے اگر نور الدین نہ ہوتا تو نور ہدایت کیونکر نصیب ہوتا - میں نے حضرت مسیح کو نہیں دیکھا تھا میں اسی کو مسیح سمجھتا ہوں - کیونکہ اسی کے طفیل میں نے مسیح کو پہچانا ہے - ہر چند کہ ایک سے ایک بڑھکر باکمال بزرگ ہمارے سلسلہ میں بفضلہ تعالیٰ موجود ہیں مگر کجا نور الدین کا مرتبہ - میری دُعا ہے کہ خدا مجھے وہ روز نہ دکھاوے جبکہ نور ہدایت اس دُنیا میں موجود نہو -

اے میرے بھائیو سب بھائیو جو دُنیا کے ہر گوشہ میں